نمبر ۲۴ | مؤرخہ ۲۵ ؍اگست ۱۹۳۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

۲۳؍اگست چار بجے بعد دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ لاہور تشریف لے گئے۔ جہاں اسی دن ہز ایکسی لنسی سردار سکندر حیات خاں صاحب گورنر پنجاب کو دعوت دی گئی ہے۔ اور حضور بھی وا عیان میں سے ہیں۔ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے:۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا۔ اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بخیر وعافیت ہیں:۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن شملہ سے تشریف لائے۔

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ شیخ محمد حسین صاحب پوسٹ ماسٹر گورداسپور چند دن کی علالت کے بعد فوت ہوگئے اور ۲۲؍اگست ان کی لاش قادیان لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں رہائش کی غرض کیا ہونی چاہئیے

"ایک مرتبہ کسی نے کہا۔ کہ میں تجارت کے لئے یہاں آنا چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ یہ نیت ہی فاسد ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہیئے۔ اور اصلاحِ عاقبت کے خیال سے یہاں رہنا چاہیئے۔ نیت تو یہی ہو۔ اور اگر پھر اس کے ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کے اغراض کو پُورا کرنے کے لئے ہو۔ تو حرج نہیں ہے۔ اصل مقصد دین ہو۔ نہ دُنیا۔ کیا تجارتوں کے لئے شہر موزوں نہیں؟ یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہو۔ پھر جو کچھ حاصل ہو جائے وُہ خدا کا فضل سمجھو"!

(الحکم ۱۰؍اگست ۱۹۰۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رپورٹیں

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کریام (جالندھر)

وفدِ انصار اللہ نے دیہات میں تبلیغ کی۔ اور ایک نمبردار کے مکان پر لوگوں کو جمع کر کے خوب تبلیغ کی۔ کتب پڑھنے کے لئے دیں۔ پھر ایک وفد نے کریم پور پہنچکر مسجد احمدیہ کا افتتاح کیا۔ اور ایک وفد عثمان پور میں گیا۔ جس نے شام تک مسجد میں لوگوں کو جمع کر کے تبلیغ کی۔

کبیر والہ (ملتان)

انصار اللہ نے ۱۵ گاؤں میں تبلیغ کی۔ تین جلسے کئے غیر احمدیوں کے جلسے میں جا کر ان سے تبادلۂ خیالات کیا۔ متعدد کتب سلسلہ لوگوں میں پڑھنے کے لئے تقسیم کیں۔ خدا کے فضل سے چھ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔

شملہ

انصار اللہ نے چار عام اجلاس اور ایک خاص اجلاس کیا اور بکثرت ٹریکٹ تقسیم کئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک دوست سلسلہ میں داخل ہوئے۔ انصار اللہ نے رسالہ ریویو انگریزی کی اشاعت میں بھی حصہ لیا چنانچہ اسوقت تک ۱۲ خریدار بن چکے ہیں۔

بھاگل پور

جماعت نے تنظیم کے ساتھ کام شروع کیا ہوا ہے۔ مولوی ظہور حسین صاحب کی کوشش سے احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن قائم ہوئی۔ ہفتہ واری جلسہ میں مختلف مضامین پر لیکچر ہوتے ہیں سلسلہ کی کتب اور خطباتِ الفضل سنائے جاتے ہیں۔

انبالہ

انجمن احمدیہ انبالہ نے زیر صدارت شیخ عبد الغنی صاحب نائب مہتمم تبلیغ ایک جلسہ کیا۔ جس میں شیخ احمد الدین صاحب۔ شیخ محمد اسماعیل صاحب۔ اور میاں محمد بخش صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ پر تقریریں کیں۔

احمدی پور (جہلم)

۲۔ جولائی کو موضع کرم پور میں ایک حافظ نے احمدیت پر اعتراضات کئے۔ مقامی جماعت کے سرکردہ اصحاب نے اس کے غلط حوالہ جات کی قلعی کھولی۔ اور اس کے اعتراضات کا جواب دے کر اس پر چند اعتراضات کئے۔ جن کا وہ جواب نہ دے سکا انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی گئی۔

اٹھوال (گورداسپور)

ماہ جولائی میں مختلف مقامات سہڈال۔ شاہ پور۔ وڈالہ بانگر۔ فتح گڑھ چوڑیاں۔ ورک۔ کلانور۔ رائے چک وغیرہ زیر تبلیغ رہے وقف کردہ ایام میں چھ انصار اللہ نے تبلیغ سلسلہ کی۔ تحفۃ الملوک دعوۃ الامیر وغیرہ کتب غیر احمدی صاحبان کو بغرض مطالعہ دی گئیں۔

ہرسیاں (گورداسپور)

ماہ جولائی میں دس انصار اللہ نے تبلیغ کی۔ ڈڈاں۔ پٹھ شیر پور۔ ہرسیاں۔ اودھوال۔ نمراوال وغیرہ مقامات زیر تبلیغ رہے۔

نابھہ

میاں کریم بخش صاحب نے ندائے ایمان۔ وفات مسیح۔ ختم نبوت وغیرہ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ میاں الٰہی بخش صاحب نے اپنے محلہ کے لوگوں میں رسوماتِ قبیحہ کے انسداد پر تقریر کی۔ ایک جلسہ میلاد النبیؐ مسجد احمدیہ میں کیا گیا۔ غیر احمدی اصحاب بھی شامل ہوئے۔

سامانہ

ماہ جولائی میں مقامی انصار اللہ کے زیرِ تبلیغ سامانہ خاص کے چند محلے رہے۔ علاوہ ازیں موضع کاکڑہ میں میاں عبد الحکیم صاحب اور مرودڑی میں چوہدری برکت علی صاحب اور عثمان پور میں چوہدری محمد حسین صاحب اور نانک پور میں قاضی نبی بخش صاحب مصروفِ تبلیغ ہیں۔ منشی فضل الرحمٰن صاحب نے گیارہ دیہات میں پیغام حق پہنچایا۔

پٹیالہ

ہر اتوار کو انصار اللہ کا جلسہ ہوتا ہے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ سارے انصار اللہ تبلیغ میں اکثر اوقات مصروف رہتے ہیں۔ بعد نماز فجر روزانہ مولوی عبد العزیز صاحب نائب مہتمم تبلیغ ضلع مختلف مضامین پر تقریر کرتے ہیں۔

صالح نگر۔ (آگرہ)

ماہ جولائی میں سردار خاں صاحب نے ۸۲ اشخاص کو تبلیغ کی اور کاگاردل کا دورہ کیا۔ عبد الرحیم صاحب نے ۱۵ اشخاص کو تبلیغ کی۔ شاہ محمد صاحب نے بیس۔ اور نذیر احمد صاحب نے پچاس اور منور احمد صاحب نے ایک سو بیس اشخاص کو تبلیغ کی۔ سادھن کا دورہ کیا۔

انبالہ

انجمن احمدیہ انصار اللہ انبالہ کا ایک تبلیغی وفد ۱۱ اگست کو برائے تبلیغ باہر دیہات میں روانہ ہوا۔ موضع کولو ماجرا۔ لہارسہ کا دورہ کیا۔ وفاتِ مسیحؑ۔ امکانِ نبوت۔ صداقت مسیح موعود علیہ السلام مضامین زیر بحث رہے۔ لوگوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

کھاریاں میں تبلیغی جلسہ

۹-۱۰ اگست ۱۹۳۲ء کو جماعت احمدیہ کھاریاں کا سالانہ تبلیغی جلسہ ہوا۔ علماء سلسلہ میں سے مولانا غلام رسول صاحب۔ مولوی عبد الغفور صاحب تشریف لائے۔ ملک برکت علی صاحب نائب مہتمم تبلیغ ضلع اور ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بھی شریک ہوئے۔ ۹۔ اگست ایک مسجد میں مولوی غلام رسول صاحب کی فاضلانہ تقریر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تین گھنٹہ ہوئی۔ شام کو وسیع میدان میں مولوی عبد الغفور صاحب کا اختلافی مسائل پر تین گھنٹے لیکچر ہوا۔ ۱۰ اگست کو آبادی کے جانب غرب بازار کے سرے پر جلسہ گاہ تجویز ہوئی جہاں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے معیارِ صداقت پر نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔ اور شام کو چوتھا اجلاس باؤلی کے میدان میں منعقد ہوا جہاں ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے نے اجرائے نبوت پر عالمانہ تقریر کی۔ ہر چہار اجلاس میں حاضرین کی تعداد کافی تھی لیکچروں کا پبلک پر گہرا اثر ہوا۔

خاکسار محمد شریف۔ سکرٹری دعوت و تبلیغ جماعت کھاریاں۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء کی مساعی جمیلہ

میرپور میں اس وقت آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے وکلاء نہایت تندہی سے مظلوموں کی مدد کر رہے ہیں۔ حال ہی میں چوہدری یوسف خاں صاحب پلیڈر گورداسپور نے سرکار بنام نہالو وغیرہ جرم ڈکیتی میں نہایت قابلیت سے بحث کی عدالت نے سب ملزموں کو بری کر دیا۔

چوہدری عصمت اللہ خاں صاحب و چوہدری یوسف خاں صاحب نے سرکار بنام صاحب دین وغیرہ جرم ڈکیتی میں پیروی کی۔ عدالت نے فردِ جرم لگانے سے پہلے ہی تمام کے تمام ملزموں کو رہا کر دیا۔

شمس کاشمیری

تقرر کارکناں

ذیل کے سکرٹریان تبلیغ کا انتخاب منظور ہے:۔

راجہ عبد اللہ خاں صاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ چک ایمرچ۔ متصل یاڑی پورہ کشمیر

راجہ ولی محمد خانصاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر

مولوی قطب الدین صاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کنج پورہ کشمیر

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۴ قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۳۲ء جلد ۲۰

آٹھ اکتوبر کو یوم التبلیغ منایا جائے

ہر احمدی کا فرض ہے کہ مقررہ دن تبلیغ احمدیت میں صرف کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ احمدیت کا فرض

یُوں تو احمدیت کی تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے - اور اتنا بڑا فرض ہے۔ کہ جو شخص اس کی ادائگی میں کوتاہی یا سستی کرتا ہے - اس کی اپنی احمدیت مشتبہ ہو جاتی ہے - کیوں کہ یہ ممکن نہیں - کہ ایک شخص احمدیت کو اپنی دینی اور دنیوی کامیابی کا ذریعہ سمجھے - اسے خدا تعالےٰ کی ایک بہت بڑی نعمت خیال کرے - اور خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کا موجب یقین کرے - اور پھر اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں - اپنے دوستوں اور آشناؤں - اپنے قریبیوں اور ہمسایوں کو اس سے مستفیض کرنے کی کوشش نہ کرے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا فیصلہ

اس وجہ سے ہر احمدی کے متعلق توقع کی جاتی ہے - کہ وُہ تبلیغ احمدیت کے فرض سے کسی وقت بھی غافل نہ ہو - لیکن اس مقدس کام کو ایک خاص انتظام کے ماتحت سرانجام دینے اور کم از کم سال میں ایک دن اس کے لئے کلیۃً وقف کرنے کے متعلق گزشتہ مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کے مشورہ سے یہ فیصلہ فرمایا کہ ایک مقررہ دن ہر ایک احمدی تبلیغ میں مصروف ہو ؛

یوم التبلیغ کا تقرر

اس فیصلہ کے ماتحت نظارت دعوت وتبلیغ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے ۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء کا دن مقرر کیا ہے - اس دن ہر احمدی کے لئے ضروری ہے - کہ اپنی دُوسری مصروفیتوں سے فراغت حاصل کر کے تبلیغ احمدیت میں مشغول ہو جائے - اور ہر جگہ کی احمدیہ جماعتوں کو ایسا اہتمام کرنا چاہیئے - کہ کوئی احمدی اس فرض کی ادائگی سے سوائے کسی ایسی مجبوری کے جس کا انسداد ناممکن ہو - محروم نہ رہ جائے ؛

ہر جماعت فہرست تیار کرے

اس کے لئے ابھی سے ہر جماعت کو اپنے تمام افراد کی فہرستیں تیار کر لینی چاہئیں - اور ہر شخص سے پوچھ لینا چاہیئے کہ وُہ کس رنگ میں اس دن تبلیغ کرے گا - اس طرح اس بات کا اندازہ لگا لینا چاہیئے - کہ کتنے لوگ ایسے ہیں - جو اپنے گھر کھانے یا چائے کی دعوت پر بلا کر تبلیغ کریں گے - کتنے ایسے ہیں - جو مجمع عام میں تقریر کر سکیں گے - کتنے ایسے ہیں - جو دوسروں کے گھروں میں جا کر تبلیغ کریں گے - کتنے ایسے ہیں - جو باہر دیہات میں جا کر تبلیغ کریں گے - جب اس قسم کی فہرست تیار ہو جائے - تو پھر ہر ایک کے لئے اس کا حلقۂ عمل تجویز کر دینا چاہیئے - اور تاکید ہونی چاہیئے کہ ہر شخص باحسن طریق اس فرض کی ادائگی کے لئے کوشش کرے پھر ایسے آدمی مقرر ہونے چاہئیں - جو یہ دیکھیں - کہ کوئی احمدی اس کام میں مصروف ہونے سے رہ تو نہیں گیا - خواتین کو بھی اس میں پورا حصہ لینا چاہیئے - اور اس دن ہر احمدی عورت کو مستورات میں تبلیغ احمدیت کرنی چاہیئے ؛

زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پیغام حق پہنچایا جائے

غرض ہر احمدی مرد و عورت کو آٹھ اکتوبر کا یوم التبلیغ نہایت شان اور پورے اہتمام کے ساتھ منانا چاہیئے - اور اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے - کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام حق پہونچا دیا جائے - اور انہیں اس اہم چیز سے آگاہ کر دیا جائے - جو نہ صرف ان کے لئے دینی لحاظ سے ضروری ہے - بلکہ دُنیوی لحاظ سے بھی ان کی کامیابی اور سربلندی کا ذریعہ ہے ؛

طریق تبلیغ

اس موقعہ پر اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے - کہ تبلیغی گفتگو بحث و مباحثہ کا رنگ نہ اختیار کرے - اور سامعین کو نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ اس بات کا موقعہ دیا جائے - کہ وُہ احمدیت کے متعلق جو کچھ پوچھنا چاہیں - آسانی اور سہولت کے ساتھ پوچھ سکیں - اس کے لئے نہایت ضروری ہے - کہ پوری طرح تحمل اور برداشت سے کام لیا جائے - کسی کی درشتی اور سختی کے مقابلہ میں جوش نہ دکھایا جائے - اور اپنے طریقِ عمل سے یہ ثابت کر دیا جائے - کہ محض بنی نوع انسان کی ہمدردی اور مخلوق خُدا کی بھلائی اور بہتری مدنظر ہے - اور اس کے لئے ہر احمدی ہر قسم کی تکلیف اور مشقت بخوشی برداشت کرنے کے لئے تیار ہے ؛

رُوحانی معالج کا فرض

بے شک ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں - جو دوسروں کی مخلصانہ ہمدردی اور دوستانہ سلوک کی کوئی پرواہ نہیں کرتے - اور ہر شخص جو ان پر ان کی کسی غلطی کا محض ان کے فائدہ کے لئے اظہار کرے - اس کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں - لیکن اول تو اس قسم کے لوگوں کی تعداد ان لوگوں کی نسبت بہت کم ہوتی ہے جو شرافت کی قدر کرنے والے اور دوسرے کی ہمدردی کو محسوس کرنے والے ہوتے ہیں - دوسرے ان کی مثال ایسے مریض کی سی ہوتی ہے - جو شدت مرض میں ڈاکٹر کی ہدایات کی پرواہ نہیں کرتا - ایسی حالت میں جس طرح ڈاکٹر پر مریض کی مخالفانہ جدوجہد کا کوئی ناگوار اثر نہیں پڑتا - بلکہ وُہ اس کی حالت کو نازک خیال کر کے اور زیادہ توجہ اس کی طرف مبذول کر دیتا ہے - اسی طرح ایک روحانی معالج کا بھی فرض ہے - کہ جو لوگ اس کی ہدایات کو سختی اور لاپرواہی سے رد کر دیں - انہیں روحانی اصلاح کے زیادہ محتاج یقین کرے - اور ان کی طرف سے ایک ذرہ بھی دل میں میل لائے بغیر ان کی اصلاح پر اور زیادہ زور دے - پس ہر ایک احمدی کو یوم التبلیغ کا فرض ادا کرتے ہوئے یہ بات خصُوصیت سے مدنظر رکھنی چاہیئے - اور نہایت تحمل اور وقار کے ساتھ اپنا نہایت مبارک مگر نہایت نازک کام سرانجام دینا چاہیئے ؛

یوم التبلیغ کے فوائد

اس تقریب سے جہاں یہ فائدہ ہوگا - کہ ہر ایک احمدی کو خصوصیت کے ساتھ اپنے اس فرض کی ادائگی کا موقعہ ملے گا - جو اس کی زندگی کا سب سے اہم مقصد ہے - وہاں یہ غرض بھی حاصل ہوگی - کہ اس انتظام کے ماتحت حلقہ تبلیغ عظیم الشان وسعت اختیار کرے گا - اور ایک دن میں اس قدر تبلیغ ہو سکے گی - جو کسی اور صورت میں ممکن نہیں - ہر جگہ اور ہر مقام کے تمام کے تمام احمدیوں کا تبلیغ کے لئے نکل کھڑا ہونا ایک خاص اثر پیدا کریگا اور اس بات کا عملی ثبوت ہوگا - کہ ہر چھوٹا بڑا احمدی احمدیت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ اور اس بات کی خواہش رکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے جو نعمت اسے بخشی ہے۔ وُہ دوسروں کو بھی حاصل ہو ؛

ایک دن تبلیغ کے لئے صرف کرنا معمولی بات ہے

اس کے مقابل میں اگر اس بات کو دیکھا جائے۔ کہ سارے سال کے ۳۶۵ دنوں میں سے صرف ایک دن تبلیغ احمدیت کے لئے مخصوص کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور اس کی وجہ سے عام کاروبار میں کوئی حرج واقعہ نہیں ہوسکتا۔ تو خیال بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کہ کوئی احمدی اس مبارک تقریب میں حصہ لینے سے محروم رہ سکیگا۔ وُہ خدا جس کے اپنے بندوں پر اس قدر انعامات ہیں کہ ان کا شمار ناممکن ہے۔ اسی کے بخشے ہُوئے علم، عقل، سمجھ اور قوئی کو اس کے دین کی اشاعت کے لئے ایک دن صرف کرنا کتنی معمولی بات ہے۔ پس ہر احمدی کو اس فرض کی ادائگی کے لئے ابھی سے تیار ہوجانا چاہیئے۔ اور اسے بہتر سے بہتر صُورت میں سرانجام دینے کے لئے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ اس طرح اس ذمہ داری کی ادائگی کا موقعہ بھی مل سکے گا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی پر سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کے متعلق عائد کر رکھی ہے ؛

پروگرام کی تیاری

غرض ہر جماعت ایسا پروگرام تیار کرے۔ کہ اس کے جتنے افراد ہوں۔ ان میں سے ہر ایک ۸ر اکتوبر کو تبلیغ میں مصروف ہوسکے۔ بعض لوگ دوسروں کے ہاں جاکر تبلیغ کرسکتے ہیں۔ کوئی مہمان جگہ تبلیغ کرسکتا ہے۔ کوئی مہمان جاکر تبلیغ کرسکتا ہے۔ کوئی بازار میں جاکر تبلیغ کرسکتا ہے۔ کوئی گاؤں میں جاکر۔ پس ہر احمدی کو اس دن تبلیغ میں مصروف ہوجانا چاہیئے۔ اور اس شان کے ساتھ یوم التبلیغ منانا چاہیئے۔ کہ اس کے بہتر سے بہتر نتائج نکل سکیں۔ اس بارے میں ہر قسم کا مشورہ نظارت دعوت و تبلیغ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ یوم التبلیغ منانے میں ابھی کافی دن باقی ہیں۔ اس لئے اگر اسی وقت کوشش شروع کر دی جائے۔ تو ہر قسم کا انتظام پُوری سہولت کے ساتھ کیا جاسکتا ہے ؛

ہندوؤں کی خام خیالی

پنجاب میں مسلمانوں کو نیابت میں اکثریت ملنے کا ذکر کرتا ہُوا اخبار "ملاپ" (۱۸ر اگست) لکھتا ہے:-

"وُہ ہندو جو انگریز کو مجبور کرسکتا ہے۔ کہ وُہ اسے اس کے حقوق دے۔ وُہ مسلمان کو بھی مجبور کرسکے گا۔ کہ وُہ وطن پرست بن کر رہے"

اگر ہندو اپنے متعلق یہی گمان رکھتے ہیں۔ کہ ایک طرف تو وُہ انگریز کو مجبور کرسکتے ہیں۔ کہ ان کے حقوق دے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کو مجبور کرسکتے ہیں۔ کہ جس چیز کو ہندو ان کے لئے وطن پرستی قرار دیتے ہیں۔ اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیں۔ تو پھر وزیر اعظم برطانیہ کے تصفیہ کے متعلق اتنا شور مچانے اور یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ کہ اس پر ساری عمر روتے رہیں گے ؛

اصل میں ہندوؤں کی یہی ذہنیت ہے۔ جو انہیں مصالحت اور آپس میں تصفیہ سے روکتی رہی۔ اور اب بھی روک رہی ہے وُہ اپنے متعلق اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ اپنے زور۔ اور طاقت کے ذریعہ جو چاہیں گے۔ انگریز سے کرالیں گے۔ اور جس طرح چاہیں گے مسلمانوں سے سلوک کریں گے۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں محال ہیں۔ اور اگر ہندو اس خام خیالی سے جلد باز نہ آگئے تو انہیں واقعات اور حالات خود بتا دیں گے۔ کہ اس کا کیا انجام ہوتا ہے ؛

سکھوں کی امن پسندی

سکھوں کی "جنگی کونسل" کے سترہ ارکان میں سے صرف پانچ نے حال میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ میں جمع ہو کر یہ قرارداد منظور کی ہے:-

"چونکہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت ضرورت کے لئے پولیس اور زائد افواج کے ساتھ تیار ہوچکی ہے۔ اس لئے "جنگی کونسل" کے ارکان تمام سکھوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو قابو میں رکھیں۔ اور جب تک "جنگی کونسل" کسی حکمت عملی کو وضع کرنے کے قابل نہیں ہوتی۔ اس وقت تک کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے فرقہ وار تصادم کی نوبت آئے"

گویا سکھوں کو فرقہ وارانہ تصادم سے روکنے والی چیز ضرورت کے لئے پولیس اور زائد افواج کے ساتھ حکومت کی تیاری ہے۔ یہ بات تو پہلے بھی ظاہر ہی تھی سکھوں نے اس کا اعلان کر کے کوئی خاص انکشاف نہیں کیا۔ البتہ اپنے امن پسندی کے دعاوی کے چہرہ سے نقاب الٹ دیا ہے۔ اور حکومت پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کی پیش بندی بے فائدہ اور بلا ضرورت نہیں ہے ؛

وُہ لوگ جو حکومت کی پولیس اور فوج کی تیاری کے بغیر امن کے ساتھ رہ بھی نہیں سکتے۔ ان سے یہ کس طرح توقع ہوسکتی ہے۔ کہ وُہ آپس میں منصفانہ سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہوسکتے ہیں۔ اور دوسروں کے حقوق غصب کرنے سے باز رہ سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں سکھوں کی امن پسندی کے دعوے کی بھی حقیقت واضح ہورہی ہے۔ ان کے نزدیک اپنے آپ کو قابو میں اسی وقت رکھنا چاہیئے۔ جب طاقتور سے مقابلہ ہو۔ ورنہ جو منہ میں آئے کہہ دینا اور جو جی میں آئے کر گزرنا بہادری اور شجاعت ہے ؛

وزیر اعظم کا اعلان اور مُسلمان

وزیر اعظم کے جس اعلان کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں نے اس قدر شور مچا رکھا ہے۔ اور جسے مسلمانوں کے ساتھ بہت بڑی رعایت قرار دے رہے ہیں۔ اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ پنجاب اور بنگال میں بھی جہاں آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے۔ انہیں مقامی مجالس آئین میں آئینی اکثریت کے فطری حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ اور بالخصوص بنگال میں تو مُسلمان اپنے جائز حقوق کی حفاظت نہیں کرسکیں گے۔ علاوہ ازیں بعض صُوبوں میں مسلمانوں کی موجودہ زائد از استحقاق نیابت کو کم کر دیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں صُوبہ سرحد کی غیر مسلم اقلیتوں کو ان کی آبادی کے حق تناسب سے تین گنا زائد نشستیں دی گئی ہیں۔ حالانکہ صُوبہ مدراس میں جہاں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب بعینہٖ وُہی ہے۔ جو صوبہ سرحد میں ہندوؤں اور سکھوں کا ہے۔ وہاں انہیں اپنی آبادی کے حق تناسب سے دوگنی نشستیں بھی نہیں دی گئیں ؛

وزیر اعظم کے اعلان کے یہ پہلو ایسے ہیں۔ جن کے متعلق مُسلمان گہرا احساس رکھتے ہیں۔ اور ان کے خلاف جدوجہد کرنا وُہ اپنا فرض خیال کرتے ہیں +

سر سپرو کا بیان

شوریدہ سر ہندو خواہ وزیر اعظم کے فیصلہ کے خلاف کس قدر شور مچائیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جن حالات میں۔ اور جس رنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سے بہتر ہندوؤں کے لئے کوئی فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اس بات کو خود دُور اندیش ہندو تسلیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ سر تیج بہادر سپرو نے اس فیصلہ کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے کہا:-

"میری رائے میں اس اعلان کو مندرجہ ذیل نقطہ نگاہ سے دیکھنا چاہیئے:-

۱- ہم بذاتِ خود کوئی خوشگوار باہمی فیصلہ کرسکتے تھے۔ لیکن نہ ہم نے ایسا کرنے کی کوشش کی۔ اور نہ کرسکے +

۲- اب بھی کسی متحدہ فیصلہ کا دروازہ بند نہیں ہُوا ؛

۳- اعلان کی مدتِ عمل بڑی محدود ہے۔ اس کی مدت۔ اور انتخابی ترتیب کو دس سال کے بعد جملہ اقوام کے باہمی سمجھوتہ سے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اور اس کام کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں ؛

۴- اصول جمہوریت کے ساتھ انتہائی وابستگی۔ اور التزام"

آخر میں کہا "میں اس اعلان کی مذمت کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اور نہ وزیر اعظم کی دیانت پر کوئی حرف لا سکتا ہوں۔ ان کا کام بے حد نازک اور بے اندازہ مشکل تھا"

سر سپرو کوئی معمولی لیڈر نہیں ہیں۔ گاندھی جی اور حکومت کے درمیان تصفیہ کرانے میں انہی پر اعتماد کیا گیا تھا۔ ان کی طرف سے اعلان کے متعلق یہ اظہار رائے بہت کچھ وزن رکھتی۔ اور آئین پسند ہندوؤں کے منشا کو ظاہر کرتی ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنیکی کوشش کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۳۲ء

سورۃ فاتحہ اور آیت کریمہ الٓمّٓ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے

دنیا کی راہنمائی

اور بہتری کے لئے قرآن کریم نازل فرمایا ہے۔ کروڑوں آدمی ہر زمانہ میں اس پر ایمان لاتے رہے ہیں اور مجموعی لحاظ سے مسلمانوں کی آج تک پندرہ بیس ارب بلکہ اس سے بھی زیادہ گزری ہے۔ گویا

بنی نوع انسان کی ایک دفعہ کی آبادی

کئی دفعہ مسلمان ہو کر مر چکی ہے۔ لیکن چونکہ عام طور پر لوگ ایمان اور اسلام کی حقیقت سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس لئے جو لوگ ماننے والوں میں ہوتے ہیں۔ ان کا بھی ایک حصہ جزئی یا کلی طور پر نہ ماننے والوں میں شامل ہوتا ہے۔ ان کے مونہوں پر ایمان ہوتا ہے۔ ان کی زبانوں پر ایمان ہوتا ہے بسا اوقات ان کے چہروں پر بھی ایمان ہوتا ہے۔ اور کبھی دفعہ ان کے دل میں بھی ایمان ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ

حقیقت ایمان

سے معرا ہوتے ہیں۔ وہ ایمان نجات تو شاذ حاصل کر لیتے ہیں لیکن ایمان تقرب سے محروم رہتے ہیں۔ دنیا میں کئی انسان ایسے ہوتے ہیں۔ جو جاہل کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے لیکن باوجود اس کے انہیں کوئی عالم بھی نہیں کہتا جس طرح کئی انسان بیمار کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے۔ لیکن وہ رستم و اسفندیار کے ساتھی بھی نہیں کہلا سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ قلیل پر قانع ہو جاتے ہیں۔ پس وہ نجات تو پا جاتے ہیں لیکن

قرب الٰہی کی نعمت

سے محروم رہتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک اعرابی آیا۔ اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ میں آپ کو

اللہ تعالےٰ کی قسم

دیکر پوچھتا ہوں۔ کیا خدا نے آپ کو کہا ہے۔ کہ پانچ وقت کی نماز پڑھنی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے پھر کہا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں۔ کیا آپ کو خدا نے کہا ہے کہ ہر مستطیع پر عمر بھر میں ایک دفعہ حج فرض ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح اس نے روزوں کے متعلق پوچھا۔ زکوٰۃ کے متعلق دریافت کیا۔ پھر اٹھا۔ اور کہنے لگا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ میں ان احکام پر ضرور عمل کروں گا۔ مگر ان سے زیادہ نہیں کروں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ اگر اس نے سچ بولا ہے۔ تو یہ نجات پا گیا۔ یعنی جو کچھ اس نے کہا ہے اگر اس پر عمل کیا۔ تو نجات حاصل کر لیگا۔ پس اس میں شبہ نہیں۔ کہ

فرائض کی ادائیگی

انسان کو نجات دلا سکتی ہے۔ اور اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ مجمل ایمان بھی ایک حد تک نجات دلا سکتا ہے جبکہ سچے دل سے ایک انسان یہ سمجھتا ہو۔ کہ وہ قرآن کریم کو مانتا ہے۔ اور پھر سچے دل سے اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتا ہو۔ تو گو اس سے

معمولی غلطیاں

بھی سرزد ہوں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل اسے ڈھانپ لیتا۔

اور اسے نجات کا وارث بنا دیتا ہے۔ لیکن نجات انسان کا اصل مقصود نہیں۔ نجات کے معنی ہیں عذابوں تکلیفوں اور دکھوں سے محفوظ ہو جانا۔ میں اس وقت

نجات سے مراد

عام اصطلاح سے رہا ہوں۔ میرا منشاء اس نجات سے نہیں۔ جو قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ وہ بالکل اور نجات ہے۔ اور یہ بالکل اور قسم کی تو نجات کے عام معنے لغت کے لحاظ سے یا عام محاورہ کے لحاظ سے عذابوں اور دکھوں سے بچ جانے کے ہیں۔ اب کون شخص اس امر کو تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مخلوق کو اس لئے پیدا کیا ہے۔ تا کہ وہ

عذابوں سے بچ جائے

یہ تو اس صورت میں بھی مقصد حاصل تھا۔ جب وہ کسی کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اس صورت میں سارے انسان عذابوں سے محفوظ تھے۔ انسان کو پیدا کر کے یہ کہنا۔ کہ یہ اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ تا عذابوں سے محفوظ ہو جائے بالکل

بے معنی بات

ہے۔ پس نجات انسان کا مقصود نہیں۔ اگر انسان نہ بھی پیدا ہوتا۔ تو بھی وہ جہنم سے بچا ہوا ہوتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا دنیا کو پیدا کرنا بتاتا ہے۔ کہ اس سے مراد کوئی ایسا مقصد ہے۔ جو پیدا کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا تھا پس نجات انسان کا مقصد نہیں۔ بلکہ

انسانی پیدائش کا مقصد

قرب الٰہی ہے۔ اگر انسان نے قرب الٰہی حاصل کر لیا۔ تو اس نے اپنے منتہائے زندگی کو حاصل کر لیا۔ کیونکہ مقصد ہمیشہ وہ ہوا کرتا ہے جو پہلے انسان کو حاصل نہ ہو۔ اگر انسانی پیدائش کا مقصد صرف نجات ہے۔ تو دکھوں اور عذابوں سے بچ جانا کونسی نئی بات ہے جو بغیر پیدا ہوئے حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ اگر انسان پیدا نہ ہوتا۔ تو بھی وہ مال کے نقصان سے بچا ہوا ہوتا۔ تجارت کے نقصان سے محفوظ ہوتا۔ جھوٹے مقدمات کی مضرات سے محفوظ ہوتا کوئی ڈاکو اس پر حملہ نہ کرتا۔ کوئی دشمن اس کی آبرو ریزی نہ کرتا۔ اس کے حقوق تلف نہ ہوتے۔ بادشاہ ظلم نہ کرتا۔ ہمسائے کی تکلیف سے بچا رہتا۔ لوگ اس پر بہتان نہ باندھتے۔ اس کے بیوی بچے نہ ہوتے نہ مرتے۔ پس اگر پیدا ہو کر بھی انہی نقصانات سے نجات ملی۔ تو کونسی زائد چیز مل گئی۔ حقیقت وہ ہوتی ہے۔ جو

حقیقت مثبتہ

ہو۔ اور اس میں کوئی زائد چیز انسان کو حاصل ہو۔ اور میں نے بتایا ہے۔ کہ وہ زائد چیز قرب الٰہی ہے اس میں شبہ نہیں۔ کہ اگر انسان پیدا نہ ہوا ہوتا۔ تو وہ اسی طرح نجات پایا ہوا ہوتا۔ جس طرح پیدا ہو کر وہ نجات حاصل کرتا۔ لیکن جو پیدا ہوا۔ اور اس نے قرب الٰہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل کیا۔ اس نے ایک

نئی چیز

حاصل کی۔ اور ایسی نعمت پائی۔ جو بغیر پیدا ہوئے وہ نہیں پا سکتا تھا۔ پس محض نجات

مومن کا مقصود

نہیں۔ البتہ کافر کا یہ مقصد قرار دیا جا سکتا ہے۔ کوئی تندرست اپنا یہ مقصود قرار نہیں دیتا۔ کہ وہ بخار سے بچ جائے۔ ہاں بیمار کا یہ مقصد ہوگا۔ اسی طرح جو جہنم میں پڑا ہوا ہے۔ وہ تو کہہ سکتا ہے۔ کہ میں جہنم سے بچ جاؤں۔ لیکن جو جہنم میں نہیں۔ وہ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ وہ پہلے ہی باہر ہے۔ پس محض نجات

کافر کا مقصد

ہو سکتی ہے لیکن مومن کا مقصد نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سوائے اسلام کے

تمام مذاہب والے

نجات پر ہی بحث کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے ہیں کہ وہ جہنم میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہودی۔ عیسائی۔ ہندو۔ سکھ غرض سب مذاہب والے نجات کا ذکر کریں گے۔ اور اسی پر بحثیں کریں گے مگر قرآن کریم نجات کا بہت ہی کم لفظ استعمال کرتا ہے۔ یا نجات کے ہم معنی الفاظ شاذ کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ قرآن جس بات پر زیادہ زور دیتا ہے۔ وہ قرب الٰہی ہے۔ بار بار فرماتا ہے۔ اولٰئک ھم المصلحون اولٰئک ھم المفلحون کہ یہی لوگ مصلح ہیں۔ یہی لوگ

فلاح پانے والے

ہیں۔ اس قسم کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے اللہ تعالےٰ کی رضا اور اسکی محبت کا حاصل ہو جانا بلند ترین مدارج روحانیہ کا حاصل ہونا۔ اعلےٰ روحانی طاقتوں کا حاصل ہونا۔ اور دنیا میں ہی ایک

نئی زندگی

حاصل ہو جانا یہ چیزیں ہیں جن کی ضرورت ہے۔ اور یہ چیزیں ہیں جن پر اسلام زور دیتا ہے۔ اور اسی لئے مومن جب تمنا کریگا۔ تقرب الٰہی کی کرے گا۔ جس کے حصول کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان قرآن کریم سمجھے۔ اور اس پر

عمل کرنے کی کوشش

کرے۔ میں یہ امید نہیں کر سکتا۔ کہ کسی انسان سے کوئی غلطی سرزد نہ ہو۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ کلی طور پر انسانی غلطیوں سے پاک ہونا

انسانی طاقتوں سے بالا

ہے اور کلی طور پر شرعی غلطیوں سے پاک ہونا اللہ تعالےٰ کے خاص خاص بندوں کا حصہ ہوتا ہے باقیوں سے قصور سرزد ہوتے ہیں۔ مگر وہ علم کے طور پر ہوتے ہیں۔ ان کا دل پر اثر نہیں ہوتا۔ وہ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جیسے ایک

نظافت پسند

اور صاف کپڑے پہننے والا شخص جب بازار میں سے گزرتا ہے تو غلاظت کے چھینٹے اس کے کپڑوں پر پڑ جاتے ہیں۔ لیکن عام طور پر ایسے شخص کی حالت اچھی ہوتی ہے۔ اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ غلیظ ہے۔ کیونکہ اسے گندگی کے ساتھ شغف پیدا نہیں ہوتا۔ ایک بازار سے گزرنے والا انسان جس پر غلاظت کے چھینٹے پڑ جاتے ہیں۔ اور اس

دھوتی پوش لالہ

میں کیا فرق ہے۔ جو نہایت گندی دھوتی پہنے ہوتا ہے۔ اور دوکان سے اتر کر نیچے نالی میں پیشاب کرتا۔ اور دھوتی سے ہی پیشاب پونچھ کر حلوا پوری بنانے لگ جاتا ہے۔ بظاہر پہلے شخص کے کپڑوں پر بھی غلاظت پڑی۔ اور لالہ کے کپڑوں کو بھی غلاظت لگی۔ مگر کیا کوئی عقل تسلیم کر سکتی ہے۔ کہ یہ دونوں ایک ہی جیسے ہیں ہر سمجھدار شخص کہیگا۔ کہ وہ لالہ جس نے نالی میں پیشاب کیا۔ اور پھر کپڑے سے پونچھ کر دوکان پر آ بیٹھا۔ وہ غلاظت کو پسند کرتا ہے مگر وہ نظیف الطبع انسان جس پر چلتے چلتے گندگی کے چھینٹے آ پڑے۔ وہ غلاظت کو ناپسند کرتا ہے۔ اس لالہ کے دل میں غلاظت ہے۔ مگر اس شخص کے ظاہر پر غلاظت ہے۔ پس جو

کامل مومن

ہوتا ہے۔ بسا اوقات اس سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں کئی دفعہ مجبوریاں ایسی پیش آ جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے غلطی ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ غفلت بھی گناہ کا موجب بن جاتی ہے

غفلت کی مثال

میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب سوتے سے آدمی اٹھے۔ تو چاہیئے۔ کہ ہاتھ دھو کر برتن میں ڈالے کیونکہ کیا معلوم اس کا ہاتھ سوتے وقت کہاں پڑ گیا۔ جس طرح جسم پر سونے کی حالت میں غفلت طاری ہوتی ہے۔ اسی طرح روح پر بھی بعض اوقات غفلت غالب آ جاتی ہے۔ اور وہ غفلت ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے صاف کپڑوں والے انسان پر غلاظت کے چھینٹے آ پڑیں۔ لیکن ایسی غفلت نہ صرف یہ کہ درجہ کو گھٹاتی نہیں بلکہ بسا اوقات درجہ کو بلند کر دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت معاویہ رضؓ

کے متعلق سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ فجر کی نماز کے وقت ان کی آنکھ نہ کھلی۔ جب اٹھے۔ تو نماز فوت ہو چکی تھی۔ اس پر انہیں اس قدر صدمہ ہوا۔ کہ سارا دن روتے رہے۔ اور انہوں نے اس غم کی وجہ سے

زندگی میں موت

دیکھ لی۔ دوسرے دن وہ سو رہے تھے۔ کہ کشفاً ان کو کسی نے آ کر جگایا۔ اور کہا کہ اٹھو۔ جلدی کرو۔ نماز میں دیر ہو رہی ہے انہوں نے پوچھا۔ تو کون ہے۔ وہ کہنے لگا۔ میں شیطان ہوں حضرت معاویہ رضؓ نے کہا۔ تیرا کام تو نماز سے روکنا ہے۔ تو نماز کے لئے جگاتا کیوں ہے۔ وہ کہنے لگا۔ میں نے تمہیں نماز سے روک کر دیکھ لیا ہے۔ اس طرح مجھے بہت گھاٹا رہا۔ کل جب میں نے تجھے سلائے رکھا۔ تو اس نماز کے رہ جانے کی وجہ سے تجھے اس قدر صدمہ ہوا۔ کہ تو سارا دن روتا رہا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہ میرے بندے کو بہت ہی دکھ ہوا ہے۔ اسے ایک کی بجائے سو باجماعت نمازوں کا ثواب دے دیا جائے۔ مجھے افسوس ہوا کہ میں تو ایک کے ثواب سے بھی محروم رکھنا چاہتا تھا۔ مگر اسے سو باجماعت نمازوں کا ثواب مل گیا۔ آج میں جگانے آیا ہوں۔ کہ کہیں پھر تجھے

سو نمازوں کا ثواب

نہ مل جائے۔ پس اگر انسان سچا اور کامل مومن بنے۔ تو اس کی غلطیاں بھی نیکی بن جاتی ہیں۔ اور اس کے قصور بھی ترقی کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اس کے گرانے کا موجب نہیں بنتے۔ مگر شرط یہی ہے۔ کہ اس کے دل میں جو

اللہ تعالےٰ کی محبت

اور توکل ہو۔ اسے صدمہ نہ پہنچے۔ گویا اس کی حالت اس گلی میں سے گزرنے والے انسان کی طرح ہو جس کے کپڑے مصفیٰ ہوں اور جو خود بھی نظیف الطبع ہو۔ گو باہر سے اس پر چند چھینٹے غلاظت کے آ پڑیں۔ اور وہ اپنے ماحول سے متاثر ہو جائے۔ اس لالہ کی طرح نہ ہو۔ جو دوکان سے اتر کر نالی میں پیشاب کرتا۔ اور پھر پیشاب کے چھینٹوں کو دھوتی سے پونچھ لیتا۔ اور انہی گندے ہاتھوں سے حلوا پوری بنانے لگ جاتا ہے۔ مگر یہ

کامل ایمان

کی حالت قرآن کریم سے نصیب ہوتی ہے۔ جب انسان قرآن کریم کو سمجھتا۔ اور اس پر عمل کرتا ہے۔ تب اسے

تفصیلی ایمان

نصیب ہوتا ہے۔ مگر بہت لوگ اجمالی ایمان کے حصول پر ہی یہ خیال کر لیتے ہیں کہ انہیں تفصیلی ایمان حاصل ہو گیا۔ ایسے لوگ حقیقی تو نہیں لیکن

تجاتی مومن

کہلا سکتے ہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہماری جماعت کا ایک حصہ طاعونی احمدی ہے۔ یعنے ہزاروں ایسے لوگ ہماری جماعت میں شامل ہیں۔ جو اگرچہ احمدیت قبول کرنے کی حالت میں بھی احمدیت کو سچا سمجھتے تھے۔ لیکن اگر طاعون نہ آتی۔ تو وہ کہتے۔ کہ ہمیں ظاہراً جماعت میں شامل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اتنا ہی کافی ہے کہ ہم نے دل میں احمدیت کو سچا مان لیا۔ مگر جب طاعون آئی۔ اور اس نے احمدی اور غیر احمدی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممتاز فرق

پیدا کرنا شروع کیا۔ اور انہوں نے دیکھا۔ کہ طاعون غیر احمدیوں کو کھائے چلی جارہی ہے۔ تو وہ کھلے طور پر احمدی کہلانے لگ گئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہنستے ہوئے اس حصہ جماعت کو

طاعونی احمدی

کہا کرتے تھے۔ اسی طرح وہ شخص جسکا مقصد صرف یہ ہو۔ کہ وہ دوزخ سے بچ جائے۔ اللہ تعالےٰ کے عذابوں سے محفوظ رہے وہ طاعونی احمدی کی طرح نجاتی مومن تو کہلا سکتا ہے۔ مگر حقیقی نہیں۔ حقیقی وہی ہے۔ جسے تقرب الٰہی کی خواہش ہو۔ اور پھر وہ اس کے حصول کے لئے کوشش بھی کرے۔ مگر یہ چیز تفصیلی ایمان کے بغیر نصیب نہیں ہوتی؂

میں دیکھتا ہوں۔ کہ بہت لوگ ایسے ہیں۔ اور مجھے افسوس ہے۔ کہ ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو قرآن مجید سے تفصیلی ایمان حاصل کرنے کی خواہش نہیں رکھتے۔ یوں دنیا میں ہر شخص اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے بہانے بنالیتا ہے۔ حتیٰ کہ چور بھی بہانے بنا لیتے ہیں۔ اور فاحشہ عورتیں بھی۔ پس اگر ایسے لوگ بھی کسی بہانہ کی آڑ لے لیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

فرمایا کرتے تھے۔ ایک چور سے میں نے پوچھا۔ کہ تم راتوں کو جاگتے اور اپنے آپ کو مشکلات میں ڈال کر چوری کرتے۔ اور دوسروں کا مال لوٹتے ہو۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ حرام کی روزی کھاتے ہو۔ وہ کہنے لگا۔ واہ مولوی صاحب کوئی شخص ہمارے جیسی بھی حلال روزی کماتا ہے۔ راتیں ہم جاگ کر کاٹتے ہیں۔ قید و بند کی مصیبتوں میں ہم اپنے آپ کو ڈالتے ہیں۔ جان کا ہمیں خطرہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہزاروں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان پر غالب آکر ہم پیسہ نکالتے ہیں۔ ہم سے زیادہ

حلال کی کمائی

اور کس کی ہوسکتی ہے تو چور نے بھی اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے بہانہ بنالیا۔ اسی طرح فرماتے تھے۔ ایک کنچنی ایک دفعہ کہنے لگی۔ ہم سے زیادہ کون حلال روزی کماتا ہے۔ دنیا میں ہر شخص سودے میں دوسرے کو لوٹتا ہے۔ اور اس کی تمام کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ لے زیادہ اور دے کم۔ مگر ہم وہ چیز دیتی ہیں جس کی کوئی قیمت ہی نہیں دے سکتا۔ غرض ہر شخص اپنے لئے کوئی نہ کوئی

عذر اور بہانہ

تلاش کر لیتا ہے۔ اس قسم کے بہانوں کو نظر انداز کرکے اگر ہم اصل حقیقت کو دیکھیں۔ تو درحقیقت قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے ایسے احکام بیان کردیئے ہیں۔ کہ استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر باقی تمام حالتوں کے لئے وہ کافی ہیں۔ اور انسان ان پر عمل کرسکتا ہے

استثنائی صورتیں

ہر امر میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر انہیں علیحدہ کرکے عام حالات کے لئے عام قاعدے جاری ہوا کرتے ہیں۔ مگر یہ بہانہ ساز شخص استثنائی صورتوں کو اپنے لئے قاعدہ اور قاعدہ کو استثنائی صورت قرار دیدیتا ہے۔ اور نہیں سمجھتا۔ کہ وہ اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے قاعدے کو استثنا اور استثنا کو قاعدہ بنا رہا ہے۔ اگر وہ اس بہانہ کو ترک کردے۔ تو اسے نظر آجائے۔ کہ قرآن مجید میں ہمارے لئے

ہر قسم کے احکام

موجود ہیں۔ ان لوگوں کے لئے بھی احکام موجود ہیں۔ جو جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی جو سچ بولتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے بھی احکام ہیں۔ جو دیانتدار ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی جو غیر دیانتدار ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں کے لئے بھی احکام ہیں۔ جو نیکوکار ہیں۔ اور ان کے لئے بھی جو بدکار ہیں۔ امینوں کے لئے بھی احکام ہیں اور خائنوں کے لئے بھی۔ ان کے لئے بھی احکام ہیں جو اپنے بھائیوں کے اموال کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے بھی جو دوسرے کا مال چراتے ہیں۔ ان کے لئے بھی جو دل کے صاف ہیں اور ان کے لئے بھی جو دل کے کھوٹے ہیں۔ ان کے لئے بھی احکام ہیں۔ جو عبادت بجالاتے ہیں۔ اور ان کے لئے بھی جو نماز وں میں سست ہیں۔ افسروں کے لئے بھی احکام ہیں۔ اور ماتحتوں کے لئے بھی۔ خاوندوں کے لئے بھی اور بیویوں کے لئے بھی۔ والدین کے لئے بھی اور بچوں کے لئے بھی۔ دوستوں کے لئے بھی اور دشمنوں کے لئے بھی۔ ہم قوم اشخاص کے لئے بھی۔ اور ان کے لئے بھی جو غیر قوموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر اپنے مذہب والوں کیلئے بھی احکام ہیں۔ اور غیر مذاہب والوں کے لئے بھی۔ ملکیوں کے لئے بھی۔ اور غیر ملکیوں کے لئے بھی غرض دنیا کا کوئی کام اور کوئی شعبہ ایسا نہیں۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ کے احکام موجود نہ ہوں۔ مگر ہم میں سے جو

کمزور ایمان والے

ہیں۔ اگر ان کے سامنے کوئی عمل کیلئے بات رکھی جائے۔ تو وہ کہدیتے ہیں کہ یہ استثنائی صورت ہے۔ اور یہ کہ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو امن قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں۔ کہ جب وہ ایسا کہہ رہے ہوتے ہیں۔ تو قرآن کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ وہ قرآن کو سچا سمجھتے ہیں۔ بلکہ جب وہ یہ کہہ رہے ہوتے ہیں۔ تب بھی قرآن کو سچا سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن نقص یہ ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کو یہ کہکر تسلی دے لیتے ہیں۔ کہ ہر چیز میں استثنا ہوتا ہے۔ اور وہ اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ استثنا کے لئے بھی قاعدے مقرر ہیں۔ وہ یہ تو جانیں گے۔ کہ اگر دونوں ہاتھ کٹ جائیں۔ تو وضو کرنا ناممکن ہوگا۔ یا اگر لاتیں کٹ جائیں۔ تو پاؤں دھونے سے مستثنیٰ ہو جائیں گے۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچیں گے کہ آیا ان کے پانی نہ دھونے یا وضو نہ کرسکنے کی یہی وجہ ہے یا کچھ اور۔ وہ استثنائی صورتوں کو دیکھ کر اپنے آپ کو ان کے ماتحت لانے کی کوشش کریں گے۔ اور اس طرح باوجود

اجمالی ایمان

حاصل ہونے کے تفصیلی ایمان حاصل کرنے سے محروم ہو جائینگے میں نے کئی لوگوں سے یہ بات سنی ہے جب انہیں کہا جائے۔ کہ شریعت نے فلاں مسئلہ بتایا ہے۔ تو وہ کہیں گے ٹھیک ہے۔ لیکن آج کل اس پر عمل کرنے سے بدامنی پھیلتی ہے۔ گویا قرآن مجید نعوذ باللہ

بدامنی پھیلانے کے لئے

آیا ہے۔ اگر ایسے لوگ اپنے اس قول کی آپ ہی تشریح کریں تو انہیں معلوم ہو۔ کہ وہ قرآن مجید پر یہ الزام لگا رہے ہیں۔ کہ گویا اس کی تعلیمات بدامنی پھیلانے کا موجب ہیں۔ حالانکہ اس کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں۔ جو انسان کو

تباہی کی طرف

لے جائے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ قرآن مجید کی ابتدا ہی اس سوال سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الٓمٓ ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدیً للمتقین پہلی بات جو اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بتائی ہے۔ یہ ہے۔ کہ لا ریب فیہ یعنی قرآن کریم میں کوئی ایسا حکم نہیں۔ جو نقصان رساں ہو۔ ریب کے معنے کاٹنے اور قطع کرنے کے ہوتے ہیں تو لا ریب فیہ کے یہ معنی ہوئے۔ کہ اس میں کوئی ایسی تعلیم نہیں۔ جو کاٹنے والی ہو یعنی نقصان اور ضرر پہنچانے والی ہو۔ اب اگر ہم تسلیم کرلیں۔ کہ قرآن مجید پر عمل کرکے دنیا میں فساد واقع ہو جاتا ہے۔ تو لا ریب فیہ جس کا

ابتدائے قرآن میں

ہی ذکر آتا ہے۔ باطل ہو جاتا ہے۔ اور اس صورت میں دوّ باتوں میں سے ایک ضرور تسلیم کرنی پڑے گی۔ یا تو یہ کہ جو کچھ قرآن نے کہا سچ ہے۔ اس صورت میں ہمارا قرآن کی تعلیم کو نقصان رساں سمجھنا ہمارے

عقل کی کوتاہی

ہوگی اور اگر قرآن کی پہلی آیت ہی جھوٹی نکلی۔ تو اگلی آیتوں کا کیا اعتبار رہا۔ کسی نے کہا ہے ؎

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اگر پہلی اینٹ ہی معمار ٹیڑھی رکھے گا۔ تو باقی عمارت کہاں درست ہوگی۔ اسی طرح اگر وہ پہلی آیت ہی جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۂ فاتحہ کے بعد جو

قرآن عظیم

ہے غلط نکلی۔ تو پھر باقی قرآن بھی غلط ہوگا۔ اور اگر قرآن مجید سچا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو پھر یہ پہلی آیت بھی صحیح ہے۔ کہ ذالک الکتاب لا ریب فیہ۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی ضرر والی بات نہیں۔ اگر کوئی شخص کہے۔ کہ میرا تجربہ ہے۔ میں نے قرآن مجید سے فلاں امر میں فیصلہ چاہا مگر اس کا نتیجہ خراب نکلا۔ تو اس کا بھی جواب دے دیا کہ ھدًی للمتقین قرآن ضرر سے تو پاک ہے مگر ساتھ ہی یہ

شرط

ہے کہ انسان کا تقویٰ کامل ہو۔ اگر تقویٰ کامل نہ ہو۔ تو بہت دفعہ بجائے فائدہ حاصل کرنے کے انسان کو نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ مجھے قرآن کے کسی حکم پر عمل کرنے سے نقصان ہوا۔ تو میں اسے کہونگا کہ اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر

تم متقی نہیں

کیونکہ اگر تم متقی ہوتے تو قرآن تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔ بلکہ فائدہ پہنچاتا۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے یہ قرآن منافقوں اور ان کی ذریت کو نقصان پہنچاتا ہے مگر مومنوں کے متعلق آتا ہے۔ کہ یہ انہیں

کامیابی کی منزل

کے قریب لے جاتا ہے۔ پس اگر کسی کو قرآن مجید پر عمل کرنے سے نقصان پہنچا ہو۔ تو یقیناً اپنے تقویٰ کے نقص کی وجہ سے پہنچا اور اگر وہ غور کریگا تو اسے معلوم ہو جائیگا۔ کہ قرآن مجید کی غلطی نہیں بلکہ اس کی اپنی ہے۔ دنیا میں بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ مشین کی طرح کام کرتی ہیں۔ ان کا اپنا ارادہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔ مثلاً مشین کی سوئی ہے یہ جب چبھیگی تو انسان کو زخمی کرے گی۔ اس میں یہ قدرت نہیں۔ کہ جسے چاہے زخمی کرے۔ اور جسے چاہے نہ کرے۔ یا ایک کولہو کے اندر اگر کوئی ہاتھ دیگا۔ تو وہ یقیناً پس جائیگا۔ ایک رس نکالنے والے بیلنے کے اندر ہاتھ رکھ دوگے تو بھی ہاتھ سلامت نہیں رہیگا۔ آگ کے اندر ہاتھ ڈالو گے تو جل جائیگا۔ مگر قرآن مجید ایسی کتاب نہیں۔ جو مشین کی طرح بے اختیارانہ کام کرتی ہو۔ بلکہ وہ

زندہ کتاب

ہے۔ اور زندہ کتاب زندہ انسانوں کی طرح ہوتی ہے۔ ایک بادشاہ اپنے پہریدار کو ایک جگہ کھڑا کرتا ہے۔ اور اسے حکم دیتا ہے کہ کسی کو اندر مت آنے دو۔ اگر کوئی زبردستی اندر آئے تو اس کو گولی مار دو۔ اب کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب چور بھی اسی جگہ جاتا ہے جہاں پہریدار کھڑا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ پہریدار کو تو بادشاہ کچھ نہیں کہتا۔ اور دوسرے کو گولی مارنے کا حکم دیتا ہے۔ وجہ یہ کہ بادشاہ مشین کے طور پر نہیں مارتا۔ بلکہ اس کی گولی دشمن کو مارتی اور دوست کو بچاتی ہے۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے وہ اپنے دوستوں کو آگ کی طرح نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ اس کی آیات پھول کی مانند شگفتہ ہیں۔ جن سے وہ

روحانی تر و تازگی

محسوس کرتے ہیں۔ لیکن یہی قرآن کریم آگ بن کر دشمن کی کھیتی پر گرتا اور اسے بھسم کر دیتا ہے یہی قرآن مجید کی خوبی ہے۔ وہ کتاب جو یہ دعویٰ کرتی ہو کہ وہ

مومن و کافر سے یکساں سلوک

کرتی ہے۔ بالفاظ دیگر وہ یہ دعویٰ کرتی ہے۔ کہ وہ مشین ہے جس سے اچھے اور برے سب کو یکساں حصہ ملتا ہے۔ لیکن قرآن مجید مشین نہیں۔ بلکہ وہ زندہ کتاب ہے۔ نادان کہتے ہیں کہ قرآن میں آتا ہے۔ ھدًی للمتقین یہ متقیوں کے لئے ہدایت نامہ ہوں۔ اور ان کے نزدیک یہ

قابل اعتراض بات

ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہنا یہ چاہیئے تھا۔ میں فاسقوں اور فاجروں کے لئے ہدایت نامہ ہوں۔ مگر وہ نہیں سوچتے کہ یہ قرآن مجید کی عظیم الشان خوبی بیان کی گئی ہے۔ اگر قرآن مشین کی طرح ہوتا۔ تو وہ سب سے یکساں سلوک کرتا۔ ایک یہودی ایک عیسائی ایک ہندو ایک سکھ سب اس کے نزدیک برابر ہوتے لیکن چونکہ وہ زندہ کتاب ہے۔ اس لئے مومن و کافر میں امتیاز کرتا ہے۔ سوائے ان عام قواعد کے جو کافر و مومن کے لئے برابر رکھے گئے ہیں ان کو چھوڑ کر باقی تمام جگہوں میں قرآن کریم اپنوں اور غیروں۔ متقیوں اور غیر متقیوں میں فرق کریگا اور یہی معنی ہیں اس آیت کے کہ ھدًی للمتقین جو ایمان تقویٰ سے آتا ہے وہ فائدہ پہنچاتا ہے مگر جو ایمان تقویٰ سے حاصل نہیں ہوتا وہ نقصان پہنچاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص بادشاہ کے محل میں جائے اور وہ گولی سے زخمی ہو جائے تو کہے کہ بادشاہ اچھا منصف ہے جو اس کے پاس جاتا ہے اسے گولی مار دیتا ہے ہر شخص کہیگا کہ یہ غلط ہے اصل بات یہ ہے کہ چونکہ تم نے داخلہ کی اجازت حاصل نہ کی۔ تاکہ تم دوست سمجھے جاتے۔ بلکہ چوروں کی طرح داخل ہوئے۔ اس لئے تم سے چوروں کا سا سلوک ہوا۔ اگر دوستوں کی طرح داخل ہوتے اور پہلے اجازت لے لیتے تو پھر تم سے دوستوں کا سا سلوک کرتا پس میں اپنے

دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں کہ وہ قرآن مجید سے تفصیلی ایمان حاصل کرنے کی کوشش کریں آج کل یہاں ایک

لوکل انجمن

بنی ہوئی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس میں قطعاً قرآن مجید کی تفاصیل کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ کئی قاضی ایسے مقرر کئے گئے ہیں جنہیں شاید قرآن مجید کی ایک آیت کا

صحیح ترجمہ

بھی نہ آتا ہو۔ پھر وہ کئی ایسے فیصلے کرتے ہیں۔ جنہیں جب میں پڑھتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں کہ یہ کس شریعت کے ماتحت کئے گئے ہیں۔ محض اپنے دماغ پر زور دیکر فیصلے کئے جاتے ہیں۔ اور دماغ بھی وہ جو

غیر تربیت یافتہ

اور اپنے صحیح مقام سے ہٹا ہوا ہے۔ اگر تم نے فیصلے ہی کرنے ہیں۔ تو کیوں قرآن کے ماتحت نہیں کرتے۔ اور کیوں محض اپنی عقلی تجاویز پر زور دیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جو بنی نوع انسان اور خصوصاً

نبی کی جماعت

میں داخل ہونے والوں کو نقصان پہنچا سکے۔ اور اگر تمہیں نقصان پہنچتا ہے اور تم دیکھتے ہو کہ تمہارے امور میں خلل واقع ہو رہا ہے تو اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ تم قرآن مجید سے فیصلہ نہیں کرتے۔ کوئی شخص قرآن کو چھوڑ کر فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اگر وہ قرآن کی باتوں کو نظر انداز کر کے دنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو بھی وہ نقصان اٹھائیگا اور اگر جانتے ہوئے ادہر توجہ نہیں کرتا تو بھی نقصان اٹھائیگا یہی ایسی کتاب ہے جو تمہارے لئے

خضر راہ

ہے اور یہی ایسی کتاب ہے جو قیامت تک تمہارے لئے خضر راہ رہے گی۔ کوئی بھی شخص ہو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ عیسائی ہو یا ہندو۔ کوئی شخص فائدہ حاصل نہیں کر سکیگا۔ جب تک وہ صحیح طور پر قرآن مجید کے بتائے ہوئے امور کو مدنظر نہ رکھے گا۔

پس یاد رکھو۔ قرآن جو آیا ہے وہ ہمارے لئے عمل کے لئے آیا ہے۔ ہم سے پہلے وہ لوگ تھے جو

غلافوں میں لپیٹ کر

قرآن رکھ دیتے تھے۔ اور کبھی اسے پڑھنے یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔ پھر تم آئے اور تم نے پچھلوں سے ترقی کی۔ تم نے قرآن مجید کو پڑھا اور اس کے معانی سمجھنے کی بھی کوشش کی۔ اور خدا کے فضل سے ایک

کثیر حصہ جماعت

نے اس میں ترقی کی۔ لیکن اگر کچھ حصہ بھی عمل کے وقت قرآن کو نظر انداز کر دیتا اور اپنے نفس کے پیچھے چلتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم رہتا ہے۔ پس تم اللہ تعالیٰ کا قرب ڈھونڈنے کی کوشش کرو۔ اور خالی نجات کی فکر نہ کرو جو اگر انسان نہ پیدا ہوتا تب بھی اسے حاصل ہوتی ایسی نجات کافر کو مطلوب ہوتی ہے مومن کو نہیں۔ قرآن مجید میں آتا ہے کہ کافر کہیگا یالیتنی کنت ترابا۔ کاش میں مٹی ہوتا یعنی عذاب سے بچ جاتا۔ تو یہ نجات کافر کا مقصد ہوتی ہے۔ مومن کا مقصد ہمیشہ قرب الٰہی ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اجمالی ایمان بھی نجات کا باعث ہو جاتا ہے اسی لئے ہم ان کا جو احمدی کہلاتے جنازہ پڑھتے اور ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن تقرب کے لئے ضروری ہے کہ جو فیصلہ کرو قرآن مجید کے ماتحت کرو۔ اور یقین رکھو کہ قرآن کا حکم ہی صحیح ہے۔ جو تمہاری عقل کہتی ہے وہ اس کی کوتاہی اور ناتجربہ کاری ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک بات تمہاری سمجھ میں نہ آئے۔ اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم اپنے میں سے

زیادہ سمجھدار

لوگوں سے دریافت کرو۔ وہ تمہیں بتا سکتے ہیں۔ کہ قرآن کا حکم کس طرح صحیح اور درست ہے۔ پس اپنے اعمال کو قرآن کے مطابق کرو اور یاد رکھو کہ قرآن کی بنیاد کامل یقین پر ہے۔ اگر تمہارے دل میں

قرآن مجید کی عظمت

ہے اور محض بکواس کے طور پر تمہارے مونہوں سے یہ نہیں نکلتا کہ ہم قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور محض بکواس کے طور پر تم یہ نہیں کہتے کہ تم قرآن کے ماتحت فیصلہ کرنا چاہتے ہو۔ تو پھر اگر تم بعض اوقات اپنی کوتاہی عقل سے کسی حکم کو نظر انداز کر جاتے ہو۔ تو قابل معافی ہو سکتے ہو لیکن اگر تم نے اس ایمان کے صرف یہ معنی سمجھ رکھے ہیں کہ صرف زبان سے کہہ دیا کہ ہم ایمان لے آئے اور عمل نہ کیا۔ اور جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ قرآن مجید کے ماتحت فیصلہ کرے۔ چاہے وہ اپنے مونہہ پر بلکہ اپنے سارے جسم اور عضو عضو پر گود لے کہ میں احمدی ہوں میں احمدی ہوں تب بھی وہ

خدا کے حضور

اسی لسٹ میں درج ہوگا جو غیر مومنوں اور غیر احمدیوں کی ہے پس یاد رکھو قرآن مجید کا ایک شوشہ بھی ایسا نہیں جو ناقابل عمل ہو ایک شوشہ بھی ایسا نہیں جو

حکمت سے خالی

ہو۔ ایک شوشہ بھی ایسا نہیں جو اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات روحانیہ کا وارث نہ بنا سکتا ہو۔ اور ہر وہ عقل جو اس کے خلاف کہتی ہے۔ ہر وہ عقل جو اسے غلط سمجھتی ہے ہر وہ عقل جو اپنے خود تراشیدہ فیصلوں کو صحیح سمجھتی ہے وہ بے بہرہ ہے اندھی ہے دوزخی ہے جہنمی ہے۔ وہ نہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ اور نہ دوسرے کو ایسی عقل

بیش کی ڈلی

سے مشابہت رکھیگی۔ جسے ناواقف آدمی نربسی خیال کر کے اٹھا لیتا اور کھا کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات نربسی کی بری شکل کو دیکھ کر اور بیش کی خوشنمائی کو دیکھ کر انسان سمجھتا ہے کہ تریاق یہ ہے۔ حالانکہ جسے وہ زہر سمجھ رہا ہوتا ہے وہ تریاق ہوتا ہے اور جسے تریاق خیال کرتا ہے زہر ہوتی ہے اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کسی کی عقل کسی بات کو اچھا قرار دے اور کہے کہ موزوں فیصلہ وہی ہے لیکن وہ

زہر کا پیالہ

ہوگا۔ جسے اگر وہ خود پئے گا تو مریگا اور اگر دوسروں کو پلائیگا تو انہیں ماریگا۔

ایک نوجوان وکیل کی شاندار کامیابی

چوہدری عزیز احمد صاحب پلیڈر سیالکوٹ ایک مشہور معزز خاندان کے رکن ہیں آپ ابھی نو عمر ہیں لیکن آپ کے قلب میں غیرت اسلامی اور ہمدردی نوع انسانی کی لہریں موجزن ہیں۔ آپ نے تقریباً دس گیارہ ماہ کشمیر کمیٹی کی طرف سے مظلومان ریاست کی قانونی امداد کی ہے اور جس محنت اور اخلاص سے مفوضہ کام کو سرانجام دیا ہے وہ قابل تعریف اور دوسرے نوجوانوں کیلئے قابل تقلید ہے۔

ابتدا میں وہ میرپور میں کشمیر کمیٹی کی طرف سے خدمات سرانجام دیتے رہے تھے۔ جب پونچھ میں تحریک شروع ہوئی تو اس وقت سے آپ پونچھ والوں کی قانونی امداد کر رہے ہیں بیسیوں مسلمان آپ کی مساعی سے قتل و ڈکیتی وغیرہ سخت الزامات سے بری ہو چکے ہیں۔ حال میں سب سے بڑے کیس میں جو سردار فیروز خاں اور اور ان کے ساتھیوں کا ہے اس میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ انہیں ماتحت عدالتوں سے سزائیں ہو چکی تھیں اب اپیل میں آکر انہیں بری کر دیا گیا ہے۔ اس کامیابی پر ہم چوہدری صاحب کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قومی خدمات کی مستقبل میں اور توفیق عطا فرمائے (شمس کاشمیری)

ضرورت ہے ایک ایسے فوجی افسر کی جو کچھ انگریزی پڑھ لکھ سکتا ہو۔ پچاس آدمیوں سے کام لیتا ہوگا خواہ پنشن یافتہ ہو۔ یا نام کٹا کر جمعدار بھی آسکتا ہے۔ تنخواہ

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے قابل وکیل کشمیر میں ملزمین قتل شوپیاں کی اپیل ہائیکورٹ میں

گزشتہ سال فسادات کے دوران میں ایک پنڈت سرکاری ملازم موضع شوپیاں میں مارا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں موضع کے بعض مسلمانوں پر الزام قتل لگایا گیا۔ معاملہ نہایت اہم تھا۔ جو ایک خاص ٹریبونل کے سپرد کیا گیا۔ ملزمین کی طرف سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے قابل اور لائق وکیل شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور پیش ہوئے۔ جنہوں نے نہایت قابلیت سے مقدمہ کی پیروی کی ٹریبونل نے واقعہ شوپیاں کو محض بلوہ قرار دیا تھا۔ اور ملزمین کو سزائے قید دیدی گئی۔ اب ملزمین نے ہائی کورٹ کشمیر میں اپیل دائر کر رکھی تھی۔ جس کی پیروی کے لئے جناب شیخ صاحب موصوف سری نگر تشریف لے آئے ہیں۔ ہم جناب صدر محترم کشمیر کمیٹی کا اہالیان کشمیر کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہیں (نامہ نگار)

قائمقام نائب مہتمم تبلیغ ضلع ملتان

شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر نائب مہتمم تبلیغ ضلع ملتان کچھ عرصہ کیلئے ملتان سے مجبوراً تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں اخوند محمد اکبر خانصاحب آف ڈیرہ غازی خان قائم مقام نائب مہتمم تبلیغ ضلع ملتان منتخب ہوئے ہیں۔ جن کا انتخاب منظور کیا جاتا ہے۔

ضلع بھر کے انسپکٹران تبلیغ اور سکرٹریان تبلیغ کو چاہئیے کہ وہ خان صاحب موصوف کے ساتھ تعاون کر کے تبلیغی کام کو وسیع طور پر شروع کر کے مجھے مشکور کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دو تبلیغی جلسے

۲۷ اگست دوجہ زال اور ۲۸ اگست بجھڑیار ضلع امرتسر میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی جلسے ہونگے۔ مرکز سے دو مبلغ بھیجے جائیں گے۔ علاقہ کے انصار اللہ ان جلسوں کی کامیابی کیلئے کوشش کریں انسپکٹر تبلیغ تحصیل اور نائب مہتمم صاحب تبلیغ ضلع خصوصیت سے توجہ کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سندھ میں نہری اراضی ارزاں خریدنے کا بہترین موقعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے جماعت نے حال ہی میں سندھ میں پانچ ہزار ایکڑ اعلےٰ قسم کی نہری اراضی جو کہ نہایت اچھے علاقہ میں واقعہ ہے ۔ مالولعے ۱۹۹ فی ایکڑ کے حساب سے گورنمنٹ سے خریدی ہے ۔ اس بیع میں خاص سہولت یہ ہے ۔ کہ قیمت کی ادائگی بیس ۲۰ سال میں بالاقساط ہوگی ۔ اور پہلی قسط قبضہ لینے سے ڈیڑھ سال بعد واجب الادا ہوگی ۔ یہ سودا میری وساطت سے ہوا ہے ۔ اور چونکہ اس وجہ سے مجھے سندھ میں متعدد دفعہ آنا جانا پڑا ہے ۔ اور سارے علاقہ کو بغور دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے ۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے اس معاملہ میں کافی واقفیت اور بصیرت حاصل ہوگئی ہے ۔ اور میں چاہتا ہوں ۔ کہ اپنے معلومات سے دیگر احباب کو فائدہ پہنچاؤں ۔ اور خود بھی خدا کے فضل سے فائدہ حاصل کروں ۔ مجھے سندھ میں حالات کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوا ہے ۔ کہ بہت سے اعلیٰ رقبے جو ہر لحاظ سے قریباً وہی حیثیت رکھتے ہیں جو جماعت کے خرید کردہ رقبہ کی ہے ۔ ایسے سندھی لوگوں کے قبضہ میں ہیں جو اپنی اراضیات کو پرائیویٹ طور پر فروخت کرنا چاہتے ہیں ۔ اراضی اوسطاً للغہ سے ننہ روپیہ تک فی ایکڑ کے حساب سے مل سکتی ہے ۔ مگر قیمت یکشت دینی پڑتی ہے ۔ ان احباب کے لئے جن کے پاس کچھ سرمایہ ہو ۔ اور وہ یکمشت روپیہ لگا کر اعلیٰ قسم کا زرعی رقبہ حاصل کرنا چاہتے ہوں ۔ یہ ایک نہایت نادر موقعہ ہے ۔ جسمیں میں انشاء اللہ انہیں ہر طرح کی امداد دینے کے لئے تیار ہوں اس قسم کے سودے میں خاص فائدہ یہ ہے کہ گو قیمت یکمشت دینی پڑتی ہے ۔ مگر شرح نہایت ارزاں ہے ۔ نیز قبضہ لینے کے ساتھ ہی سارا منافع مالک کو فوراً ملنے لگ جاتا ہے ۔ سندھ کا یہ علاقہ جسمیں یہ رقبہ واقع ہے ۔ آب و ہوا کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ ہے ۔ اور اس میں نہری پانی بھی پنجاب کی نوآبادیوں کی نسبت زیادہ مقدار میں ملے گا یعنی ۸۱ فیصدی پانی ملے گا ۔ اور معاملہ اور آبیانہ سرکاری بھی پنجاب سے کم یعنے اوسطاً پانچ روپیہ فی ایکڑ ہے ۔ نیز چونکہ سندھ میں ترمیمی تقسیم ہے ۔ اس لئے دعویٰ استقراری کا کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا ۔ اور شفع کا بھی وہاں رواج نہیں ہے ۔ شرائط خرید میری طرف سے حسب ذیل ہوں گی ۔

(۱) ہر درخواست کے ساتھ خریدار کی طرف سے یکصد روپیہ فی مربعہ (یعنی فی مربعہ ۲۵ ایکڑ) بیشگی آنا چاہیئے ۔

(۲) بیع مکمل ہونے کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر مشتری کو سارا روپیہ نقد ادا کرنا ہوگا ۔ ورنہ بیع منسوخ متصور ہو کر زر بیشگی ضبط ہو جائیگا ۔

(۳) ہر خریدار کے لئے ضروری ہوگا ۔ کہ اپنی درخواست کے مطابق اراضی خریدے ۔

(۴) اگر کسی وجہ سے درخواست دہندہ کو رقبہ مطلوبہ نہ مل سکے ۔ تو زر بیشگی واپس کیا جائیگا ۔

(۵) رجسٹری و داخل و خارج و اسی قسم کے دیگر اخراجات بذمہ خریدار ہوں گے ۔

(۶) ہر خریدار سے قیمت خرید پر دس روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے کمیشن لیا جائیگا جو دیگر واجبات کے ساتھ خریدار کو نقد ادا کرنا ہوگا

(۷) جملہ رقوم میری امانت کے حساب میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے قادیان کے نام پر آنی چاہئیں ۔ اور ہر خریدار کا فرض ہوگا ۔ کہ اپنی جملہ ادا شدہ رقوم کی باقاعدہ رسید حاصل کرے ۔ اور رسیدات کو محفوظ رکھے ۔ فی مربعہ ایک ہزار سے کر ۱½ ہزار روپیہ قیمت کا اندازہ ہے ۔ دیگر واجبات اس کے علاوہ ہوں گے ۔

میں انشاء اللہ ۱۰ ستمبر ۳۲ء تک واپس سندھ جا رہا ہوں ۔ اس لئے جو احباب میری وساطت سے مذکورہ بالا سکیم کے ماتحت سندھ میں اراضی خریدنا چاہیں ۔ انہیں چاہیئے ۔ کہ حتی الامکان ۱۰ ستمبر تک اپنی درخواستیں جسمیں رقبہ مطلوبہ کی تعیین اور اپنا مکمل پتہ درج ہونا چاہیئے میرے نام ارسال کر دیں ۔ درخواستوں کے ساتھ زر بیشگی بھی مذکورہ بالا پتہ پر بھیجا جانا چاہیئے ۔

(نوٹ) میں یہ امر پوری طرح واضح کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ اس سکیم میں سلسلہ یا کسی ادارہ کا کوئی تعلق یا ذمہ واری نہیں ہے ، بلکہ اس جملہ کام کی ذمہ واری صرف میری ذات پر ہے میرا پتہ ۱۰ ستمبر سے قبل حسب ذیل ہوگا ۔

خان محمد عبد اللہ خان شیروانی کوٹ مالیر کوٹلہ

سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع ہوشیارپور کی بہادری

رتن سنگھ بر اکالی موضع رکڑاں بیٹ جو میرے گاؤں سے بالکل متصل ہے ۔ تھانہ بلاچور ضلع ہوشیارپور کا باشندہ تھا ۔ فوجی ملازمت کرنے کے سبب بندوق اور پستول چلانا جانتا تھا ۔ فوج میں اس کو حساب و کتاب کا روپیہ غبن کرنے کے سبب گرفتار ہو کر قید ہو گیا تھا ۔ قید بھگت کر موضع رکڑاں بیٹ میں واپس آ کر بم سازی کا کام کرتا رہا کسی ذریعہ سے پولیس کو اطلاع ہوگئی ۔ پولیس نے پکڑ کر چالان کر دیا ۔ اور قید ہو گیا ۔ قید بھگت کر جب واپس آیا ۔ تو پولیس پر اور دیگر ملازمان سرکاری پر فائر کرنے شروع کئے ۔ بڑی جد و جہد کے بعد گرفتار ہوا ۔ اور حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی ۔ گاڑی میں فی سزایافتہ اس کے ہمراہ تھے ۔ انہوں نے ایک پولیس ہیڈ کنسٹیبل کو ہلاک کر کے دیگر پولیس والوں پر جو ان کے ہمراہ تھے ۔ ترواڑی سٹیشن کے قریب حملہ کر دیا ۔ اور اسلحہ جات چھین کر چند ایک فرار ہو گئے ۔

آخر رتن سنگھ ادھر ادھر پھرتا پھراتا اپنے گاؤں کے قریب ضلع ہوشیارپور میں آگیا ۔ گورنمنٹ نے اس کی گرفتاری کے لئے بڑی کوشش کی ۔ زر کثیر صرف کیا ۔ مگر چند ایک بدمعاش اسے پناہ دیتے رہے ۔ تاہم ہمارے ضلع ہوشیارپور کے لائق اور ہوشیار پولیس کپتان شیخ عبد الاحد صاحب اپنی کوشش میں کامیاب ہوئے ۔ ۱۰ ؍ جولائی ۱۹۳۲ء کو جب کپتان صاحب کا مقام گڑھ شنکر میں تھا ۔ ان کو ایک سراغ رساں نے اطلاع دی ۔ کہ رتن سنگھ موضع روڑکی میں جو تحصیل گڑھ شنکر سے چار کوس کے فاصلہ پر ہے ۔ ایک نمبردار الیشر سنگھ کی امداد سے گیندا سنگھ کے مکان میں موجود ہے ۔ کپتان صاحب بہادر معہ خان بہادر خان اکرم الحق صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس اور گاردوں کے موقعہ پر پہنچ گئے ۔ رتن سنگھ ایک مکان میں بند تھا ۔ جہاں سے گولی چلاتا رہا ۔ اس نے ہیڈ کنسٹیبل عبد الرحیم ۔ بھگت سنگھ اور حکم سنگھ کنسٹیبل اور ایک نمبردار کے لڑکے ہزارا سنگھ کو گولیوں سے ہلاک کر دیا ۔ نمبردار الیشر سنگھ بھی جو زیر دفعہ ۲۱۶ الف حامی تھا ۔ اس کی گولی سے زخمی ہوا ۔ مجرم مذکور نے صاحب بہادر پر بھی فائر کئے لیکن خداوند کریم نے ان کو محفوظ رکھا ۔ وہ نہایت جانفشانی سے مجرم کی گولیوں کا مقابلہ اور اسے گرفتار کرنے کی مناسب تجاویز کرتے رہے ۔ آخر کار اس مکان کو آگ لگانے کا حکم دیا گیا ۔ اور آگ لگا دی گئی ۔ اس پر مجرم باہر نکل کر حملہ آور ہوا ۔ کہ اسے گولی ہلاک کیا گیا ۔ موضع روڑکی کے باشندے مجرم کے حامی تھے ۔ بلکہ وہاں کی عورتیں بھی اسے ممکن امداد دیتی رہیں ۔ کپتان صاحب کو پینے کے لئے پانی تک نہ دیا ۔ اور پانی طلب کرنے پر مٹی کے برتن جو پانی سے پر تھے ۔ خالی کر دیئے گئے ۔ مکان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسم برسات اور آپکی پیاری آنکھیں

موسم برسات میں حبس اور پھر اس پر بے تحاشا پسینہ خدا کی پناہ جب یہ پسینہ آنکھوں میں گرتا ہے تو تندرست آنکھوں کو بھی روگی بنا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ برسات میں عام طور پر آنکھیں زیادہ دکھنے آتی ہیں۔ ہمارے موتی سرمہ کا استعمال برسات میں آپکی آنکھوں کو ایسا صاف اور ستھرا رکھیگا جیسے صیقل شدہ کٹورہ ہوتا ہے کیونکہ دنیا مان چکی ہے کہ یہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ رجین۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی یہ بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالے تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ کرنے یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی ان ایام میں میں نے آپکا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن آپ کو ملیریا سے بھی بچائے گی

موسم برسات میں ملیریا بخار خطرناک ڈائن سے کم نہیں اسکا حملہ چند دنوں میں ہی انسان کو ہڈیوں کا پنجر بنا کر زندہ در گور کر دیتا ہے اگر اس مصیبت سے بچنا چاہتے ہیں تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ اکسیر نہ صرف کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بناتی ہے بلکہ ملیریا کے خطرناک حملہ کو روکتی اور ملیریا بخار سے پیدا شدہ کمزوری کو آناً فاناً دور کر کے انسان کو تنومند بنا دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ محتاط اور دور اندیش لوگ موسم برسات میں اکسیر البدن کے استعمال کو ضروری سمجھتے ہیں ایک ماہ کی خوراک قیمت صرف پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

ملیریا کی کمزوری دور ہو گئی

جناب شیخ فخر الدین صاحب ہزاری ذیلدار کورائی ضلع اٹک سے لکھتے ہیں کہ ملیریا بخار کی کمزوری کیلئے اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا نہ صرف کمزوری ہی دور ہو گئی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ طاقت محسوس ہو گئی

موسم برسات میں آپ کیسے تندرست رہ سکتے ہیں

موسم برسات بہت گندہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس موسم میں ہیضہ بدہضمی وغیرہ ایک معمولی چیز ہے اور ہیضہ سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک بیماری نہیں کیونکہ یہ فی الفور ہی انسان کا کام تمام کر دیتا ہے لہذا اگر آپ اس موسم میں بدہضمی اور ہیضہ وغیرہ کے خطرناک مرض سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو آپکو ہماری حیرت انگیز ایجاد "تریاق اعظم" کی ایک شیشی اس موسم میں ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیئے کیونکہ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہے۔ بدہضمی کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا ہیضہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف دیسی یہ تریاق سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض یعنی قریباً دو صد بیماریوں کیلئے بہترین دوا ہے مفصل پرچہ ترکیب میں ملاحظہ کیجئے۔ اسکی ایک شیشی کا آپکے گھر میں موجود ہونا گویا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکے پاس میں موجود ہیں۔ بوڑھوں۔ بچوں۔ جوانوں مردوں عورتوں سب کے لئے یکساں مفید قیمت فی شیشی جو عرصہ کیلئے کافی ہے۔ صرف دو روپے چار آنہ محصولڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

آسمان طبابت پر عالیجناب شمس الاطباء کی ضو پاشیاں

مخزن حکمت یا گھر کا ڈاکٹر و حکیم

طبع ہفتم مصنفہ جناب شمس الاطباء حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی خانصاحب اس کتاب میں ہر مرض کے اسباب۔ علامات۔ ماہیت۔ اقسام تشخیص۔ وانجام مرض وغیرہ لکھنے کے بعد علاج شافی یونانی و ڈاکٹری اور یورپ و امریکہ کی بہترین پیٹنٹ (patent) ادویات میں تحریر کیا ہے حجم ہر دو حصہ ۲۳۰۰ صفحات قیمت بلا جلد ہر دو حصص دس روپیہ مجلد گیارہ روپیہ آٹھ آنے (رعایتی قیمت ہر دو حصہ مجلد دس روپیہ) علاوہ محصولڈاک

میٹریا میڈیکا معہ مجربات ڈاکٹری

طبع چہارم اس کتاب میں تقریباً تین ہزار مفرد و مرکب ڈاکٹری ادویات کا بیان ہے نیز یورپ امریکہ کے نامور ڈاکٹروں کے مختلف امراض کے سات سو مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ قیمت جلد اول بلا جلد پانچ روپے چار آنے مجلد چھ روپے جلد دوم بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

مخزن مرکبات و معلم دوا سازی

اس کتاب میں تمام جدید مرکبات کے صحیح منتخب و مستند نسخہ جات بمعہ ترکیب درج کئے گئے ہیں اور نیز ان کے فوائد و خواص و مقدار خوراک اور ترکیب استعمال بھی درج ہیں اور کتاب کے آخر میں ضمیمہ علاج الامراض بھی دیا گیا ہے۔ ضخامت ۴۸۰ صفحات قیمت بلا جلد دو روپے آٹھ آنہ مجلد تین روپے

مخزن الجواہر یا طبی و ڈاکٹری لغات

اس کتاب میں تقریباً چودہ ہزار عربی فارسی کی قدیم و جدید طبی اصطلاحات درج ہیں۔ علاوہ ازیں چھ ہزار انگریزی و ڈاکٹری اصطلاحات ہیں۔ حجم ۱۱۰۰ صفحات قیمت بلا جلد پانچ روپے بارہ آنے مجلد چھ روپے آٹھ آنے (رعایتی قیمت مجلد [illegible])

ہیومن اناٹومی و فزیالوجی یا تشریح انسانی و منافع الاعضاء

طبع سوم اس کتاب میں تشریح کے علاوہ اطباء یونانی و ڈاکٹری کے اکثر اختلافی مسائل پر بحث کیگئی ہے۔ حجم ۳۲۲ صفحات قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

تاریخ الاطباء

اس میں مشرق و مغرب کے متقدمین و متاخرین مشاہیر الاطباء یعنی ڈاکٹروں حکیموں ویدوں کی زندگی کے حالات اور طبی خدمات و تجربات درج ہیں حجم ۹۰۰ صفحات قیمت بلا جلد [illegible] مجلد [illegible] (رعایتی قیمت مجلد [illegible])

مخزن العلاج یا طب جیلانی

عنقریب دوبارہ شائع ہونیوالی ہے۔ اس میں ہر مرض کی مکمل تشخیص علامات و اسباب مع علاج المفردات و مرکبات و مجربات اور آخر میں اقوال الحذاق درج ہیں۔ قیمت جلد اول بلا جلد [illegible] مجلد [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ طبی کتب خانہ جناب شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور

نوٹ:۔ کتب خانہ کی طرف سے ایک طبی ڈاکٹری ہومیوپیتھک و ویدک رسالہ کا بہت جلد اجرا ہونیوالا ہے جس کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ہوگا۔ جو اصحاب پہلے اپنا نام درج رجسٹر کرا لیں گے ان سے صرف بارہ آنے لئے جاوینگے۔ نیز جو اصحاب اجراء سے پہلے مخزن حکمت مکمل یا میٹریا میڈیکا مکمل خریدینگے۔ انکے نام ایک سال کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا۔ جو اصحاب ڈیڑھ صد اعلیٰ درجہ کے حکیموں ڈاکٹروں اور ویدوں کے پتے بھجوائیں گے۔ انکے نام بھی ایک سال کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا۔ مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سری نگر کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ میر واعظ یوسف شاہ کی فتنہ انگیزیاں ۱۹ اگست کو مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں تصادم پر منتج ہوئیں۔ جس میں بعض لوگوں کو زخم آئے۔ پیش بندی کے طور پر شہر میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ اور سوائے پتھر مسجد اور جامع مسجد کے باقی تمام مساجد میں وعظ کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ان مساجد میں بھی میر واعظ ہمدانی اور یوسف شاہ ہی وعظ کر سکتے ہیں۔ مسلمان اس پر احتجاج کر رہے ہیں۔

ہندو مہا سبھا کے صدر ڈاکٹر مونجے ان دنوں انگلستان میں اپنا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ فرقہ وارانہ اعلان کے بعد اسی سلسلہ میں آپ نے وزیر اعظم سے ملاقات کرنے کی استدعا کی تھی۔ جو مسترد کر دی گئی ہے۔

کانپور میں پولیس نے ۱۸ اگست کو پھر بعض مکانات کی تلاشی لی اور قابل اعتراض لٹریچر دستاویزات برآمد کئے۔

ملاپ اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ مورچہ ڈسکہ کے قیدیوں کی رہائی کا حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے۔

بنگال کونسل میں ۱۹ اگست کو سوالات کا جواب دیتے ہوئے سرکاری ممبر نے بیان کیا۔ کہ ۹ مئی کو میمن سنگھ میں جو آندھی آئی۔ اس کے باعث جیل کی ایک دیوار گر گئی اور ۱۹ قیدی ملبہ کے نیچے دب کر مر گئے۔ زخمیوں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی۔ کہ تمام کو طبی امداد مہیا کرنا ناممکن تھا۔

لنڈن سے ۱۹ اگست کی خبر ہے کہ ڈربی شائر کرکٹ ٹیم نے آل انڈیا کرکٹ ٹیم کو ۹ رنز سے جیت لیا ہے۔

میڈرڈ سے ۱۹ اگست کی اطلاع ہے کہ مجلس قانون ساز نے ایک قانون پاس کر دیا ہے۔ جس کے رو سے ان تمام بڑے بڑے رؤسا کی جاگیریں ضبط کر لی جائیں گی جن کے متعلق گذشتہ بغاوت۔ یک وقت ملوکیت پرستی کا بالواسطہ یا بلاواسطہ شبہ ہے جاگیرداروں کو گذارہ کے لئے صرف الاونس دیا جائیگا۔

فرقہ وارا اعلان کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے سردار اجل سنگھ اور سردار سمپورن سنگھ نے گول میز کانفرنس کی کمیٹیوں سے استعفے دیدئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ راجہ نریندر ناتھ نے بھی مشاورتی کمیٹی سے استعفی دیدیا ہے۔

۲۰ اگست تک ہندوستان سے ۷۸ کروڑ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

شملہ سے ۱۹ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ بے حد مصروفیت کی وجہ سے وائسرائے نے اپنا کوچین اور ٹراونکور کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔

ضلع فیروزپور کے ایک گاؤں پر ۲۰ اگست کو ۲۵ ڈاکوؤں کی ایک پارٹی نے دن دہاڑے ڈاکہ ڈالا۔ ایک نمبردار کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ لیکن ابھی وہ لوٹ کھسوٹ کر ہی رہے تھے۔ کہ پولیس پہنچ گئی۔ جس پر ڈاکوؤں نے فائر کئے۔ پولیس کے فائر سے ایک ڈاکو زخمی ہو کر گرفتار ہوا۔ اور باقی فرار ہو گئے۔

پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس ۲۰ اگست کو لائل پور میں ڈاکٹر کچلو کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں قریباً ۱۲ ہزار اشخاص حاضر تھے۔ صاحب صدر نے فرقہ وار تصفیہ کی مذمت کرتے ہوئے لوگوں سے درخواست کی۔ کہ اسے نامنظور کر دیں۔ ہندوؤں کا حق نمک ادا کرنے کے لئے آپ مسلمانوں کے خلاف بھی کچھ کہنے لگے تھے۔ کہ مسلمانوں نے احتجاج کر کے زبان بند رکھنے پر مجبور کر دیا۔ پولیس نے کانفرنس میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی۔

۲۰ اگست کی شب کو سکھوں کی جنگی کونسل کا اجلاس ماسٹر تارا سنگھ کی صدارت میں شاہدرہ میں منعقد ہوا۔ جس میں فرقہ وار تصفیہ کے اعلان کی مذمت کی گئی اور اسے رجعت پسندانہ قرار دیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ سکھ اس پر کبھی عمل نہ ہونے دیں گے۔ جب تک کہ ان کے مطالبات کو پورا نہ کیا جائے یعنی مسلم اکثریت والے اضلاع کو پنجاب سے علیحدہ نہ کیا جائے۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ تمام سکھ جماعتوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ۲۵ ستمبر کو دربار صاحب امرتسر میں منعقد کر کے ایک مضبوط آرگنائزیشن قائم کی جائے۔ ۱۷ ستمبر کو صوبہ بھر میں "پنتھک ڈے" منایا جائے۔ جس میں ہر سکھ گہری نیلی پگڑی اور بازوؤں پر سیاہ پٹہ لگا کر شامل ہو۔ اور فرقہ واری کی مخالفت کے لئے جو حلف اٹھایا گیا ہے اسے پورا کرنے کی دعا مانگے۔ سودیشی کے استعمال کے حلف اٹھائے جائیں۔ گرنتھ صاحب پر سے ہر جگہ غیر ملکی رومال اتار دئے جائیں۔ والنٹیروں کی بھرتی کی جائے اور ریاستوں کے سکھوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اور کوئی سکھ فرقہ وار مسئلہ کے متعلق کسی مسلم لیڈر یا سرکاری افسر سے گفتگو نہ کرے۔

ہندو مہا سبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۰ اگست کو دہلی میں ہوا۔ جس میں سخت جوشیلی تقریریں کی گئیں فرقہ وار تصفیہ کی مذمت کی گئی اور اسے پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں نیز بنگال میں ہندوؤں کے ساتھ بے انصافی قرار دیا گیا۔ سندھ کی علیحدگی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور ہندوؤں کو مشورہ دیا گیا۔ کہ قربانی کے لئے تیار رہیں۔

۲۱ اگست کو لاہور میں بھی ہندوؤں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانگرسی لیڈر لالہ دنی چند انبالوی صدر تھے۔ ہندو سبھا پر سخت نکتہ چینی کی گئی اور اسے ایک زندہ لاش قرار دیا گیا۔ اس کے صدر بھائی پرمانند کو بھی بیتوکو سا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ ایک بڑے لیڈر میں جس قدر متانت ضروری ہے وہ ان میں نہیں۔ وہ چھوٹے لڑاکے ہیں۔ ہندو حقوق کے تحفظ کے لئے ایک نئی کانسٹی ٹیوشن کی تعمیر پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ نیز سکھوں کی طرح ایک لاکھ والنٹیر بھرتی کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

۲۱ اگست کو دہلی میں مسلم کانفرنس کے ایگزیکٹو بورڈ کا اجلاس ہوا۔ جس میں فرقہ وار تصفیہ کو مایوس کن قرار دیا گیا۔ کیونکہ اس میں کانفرنس کے مطالبات سے بہت کم مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ نیز مسلم اقلیت والے صوبوں میں انہیں بہت کم نمائندگی دی گئی ہے۔ حالانکہ مسلم اکثریت والے صوبوں میں غیر مسلموں کو ان کی آبادی سے تین گنا زیادہ نشستیں دی گئی ہیں۔ اگرچہ مسلم مطالبات کا ایک حصہ پورا کیا گیا ہے۔ لیکن مسلمان اسے قبول نہیں کریں گے۔ جب تک ان کے تمام مطالبات پورے نہ کئے جائیں۔ بنگال کے مسلمانوں سے سخت ناانصافی کی گئی ہے سندھ کی علیحدگی پر زور دیا گیا۔ مسلمانوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ دوسری اقوام سے دوستانہ تعلقات رکھیں۔ لیکن باقی مطالبات منوانے کے لئے ہر قسم کی صورت حالات کے مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔

۲۲ اگست کو پولیس نے امرتسر میں ایک سکھ کو گرفتار کیا۔ جس سے ریوالور برآمد ہوا۔

امرتسر کا ایک ہندو ساہوکار ایک قریبی گاؤں میں روپیہ کی وصولی کے لئے گیا تھا۔ کہ گولی سے ہلاک کر دیا گیا

فسادات لیلی کا ایک ملزم کانپور میں گرفتار کیا گیا۔ پولیس کنسٹیبل جب اسے لے کر سٹیشن پر پہنچا۔ تو اس نے اسکے ایک چپت رسید کی۔ اور بھاگ گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی